Dr. Musarrat Jahan
Guest Faculty / Asst. Professor.
Dept. of Urdu, V.M. College, Hajipur
Part - II (H), Paper - IV
Topic :- Meer Amman.

~~میر امن دہلوی~~ ۔ تعارف

فورٹ ولیم کالج کی نثر اور نثر نگاروں کے سیاق و سباق میں یہ بات بڑی اہم ہے کہ جن لوگوں نے کالج میں ملازمت اختیار کی ان میں سے بیشتر اس عہد کے ادب اور شاعری میں گمنام تھے اور اس وقت تک ان کی کوئی ادبی حیثیت نہیں تھی۔ اردو نثر تو یوں بھی قابلِ اعتنا نہ تھی۔ فارسی کا دور دورہ تھا۔ اس کے علاوہ عوام و خواص کے نزدیک انگریزوں کی ملازمت کو گری ہوئی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ جن ادیبوں ~~تھا~~ یعنی ہندوستانی ادیبوں نے کالج کی ملازمت اختیار کی وہ غمِ دوراں کے مارے اور تباہ حال لوگ تھے۔ ان میں سے بیشتر شاعر بھی تھے۔ ہندوستانی ادیبوں میں میر امن دہلوی، میر شیر علی افسوس، تارنی چرن مترا، میر بخشش علی، حیدر بخش حیدری، مظہر علی خاں ولا، ~~للوولا~~ للو جی لال کوی، سید منصور علی، سندل مشرا، خلیل علی خاں اشک، لوتا رام، کندن لال، نہال چند لاہوری، بینی نارائن جہاں، مرزا علی لطف اور کاظم علی جوان اور میر شیر علی افسوس وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں جن میں سے چند کا خصوصی مطالعہ ضروری ہے۔

تعلیم

5.3 میر امن دہلوی :-

میر امن کا اصلی نام میر امان ہے۔ لیکن گل کرسٹ کی تحریروں میں میر امن ہی لکھا ہوا ملتا ہے۔ میر امن کے آبا و اجداد ہمایوں بادشاہ کے عہد سے دیگر تمام بادشاہوں کے دربار سے وابستہ رہے۔ انھیں ان تمام بادشاہوں کی سرپرستی اور عنایات حاصل تھیں۔ بادشاہوں نے انھیں عہدوں اور جاگیر و وظائف سے سرفراز کیا تھا اور "خانہ زاد موروثی" اور "مناصب دار قدیمی" جیسے الفاظ سے نوازا تھا۔ لیکن ان کا حاصل کردہ عروج و اقبال جاودانی نہ ہو سکا۔ سورج مل جاٹ نے جاگیر ضبط کرلی اور احمد شاہ درانی کے حملے نے گھر بار تاراج کر ڈالا۔ اسی تباہی سے تنگ آکر میر امن نے ترک وطن کیا۔

۱۷۶۰ء میں دہلی کا قیام ترک کرکے میر امن مع اہل و عیال عظیم آباد میں وارد ہوئے۔ یہاں انھوں نے کئی سال گذارے۔ لیکن ان کے نصیب میں سکون نہیں تھا۔ آخر کار اپنے اہل و عیال کو پٹنہ چھوڑ کر کلکتہ آئے اور نواب دلاور جنگ کے چھوٹے بھائی محمد کاظم خاں کی معلمی مل گئی۔ جہاں وہ تقریباً دو سال تک ملازم رہے۔ لیکن یہاں بھی وہ خود کو مطمئن نہ محسوس کرسکے۔ چنانچہ انھوں نے سلسلہ ترک کردیا اور میر منشی بہادر علی حسینی کے توسط سے ڈاکٹر گل کرسٹ تک رسائی ہوئی۔ گل کرسٹ کی نگاہوں سے میر امن کا جوہر پوشیدہ نہ رہ سکا اور انھوں نے میر امن کو فورٹ ولیم کالج کے شعبۂ ہندوستانی سے ۴ مئی ۱۸۰۱ء کو ~~[illegible]~~ بطور ماتحت منشی تقرر ہوا۔ ان کا مشاہرہ چالیس روپے ماہوار تھا۔

میر امن کالج سے کل پانچ سال وابستہ رہے۔ ان ایام میں ان پر ضعف اور ناتوانی کا غلبہ تھا۔ چنانچہ انھوں نے کالج کونسل کو اپنی علیحدگی کے لئے درخواست دی اور ۴ جون ۱۸۰۶ء میں کالج کونسل نے ان کو حسب خواہش چار ماہ کی تنخواہ دے کر شعبہ سے الگ کردیا۔

فورٹ ولیم کالج میں میر امن دہلوی کا تقرر بطور منشی ہوا تھا اور گل کرسٹ کے حکم کے مطابق قصہ چہار درویش کا اردو ترجمہ "باغ و بہار" کے نام سے کیا۔ ✱ (پیچھے دیکھئے)

عام داستانوں کی طرح باغ و بہار کے پلاٹ میں وحدت مفقود ہے۔ اس میں چار درویشوں کا قصہ مذکور ہے۔ باغ و بہار کا آغاز خالص داستانوی انداز میں بادشاہ آزاد بخت کی لاولدی سے ہوتا ہے۔ درمیان میں چار

P.T.O

* باغ و بہار لکھنے سے قبل میر امن کے سامنے عطا حسین خاں تحسین کی کتاب "نوطرزِ مرصع" تھی۔ جسے میر امن نے ماخذ کے طور پر استعمال کیا۔ نوطرزِ مرصع کی زبان فارسی آمیز اور مرصع و مسجع تھی۔ عام قاری کی رسائی آسان نہ تھی۔ بھاری بھرکم الفاظ اور جملے طبیعت پر گراں گزرتی تھی۔

Scanned with CamScanner